REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۷۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۱۷ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۷ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ۷ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے آج کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نقرس کے شدید دورے کے باعث ناساز ہے۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور حضور کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

عالمی سربراہوں کے درمیان مذاکرات کے امکانات روشن نہیں ہیں

خطوط کا تبادلہ بہتر مفاہمت پیدا نہیں کر سکا۔ صدر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۶ فروری۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اس خیال کا اظہار کیا کہ ان کے اور روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کے درمیان خطوط کے تبادلے سے عالمی سربراہوں کے درمیان اعلیٰ سطح کے مذاکرات کے امکانات تا حال روشن نہیں ہوئے ہیں۔ اور نہ مشرق و مغرب کے درمیان بہتر مفاہمت کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا۔ تاہم میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے ساتھ مل کر اس تعطل کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔ جو مارشل بلگانن کے آخری پیغام کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ اس تعطل کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ عالمی سربراہوں کے درمیان اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے لئے راہ ہموار ہو سکے۔ اور زیادہ بہتر حالات میں اس کا انعقاد عمل میں آ سکے۔ انہوں نے مزید کہا میرے نزدیک اگر یہ امر یقینی ہو۔ کہ فریقین میں سے کوئی بھی دوسرے کو خفیف سے خفیف رعایت دینے پر آمادہ نہیں ہو گا۔ تو پھر ایسی کانفرنس منعقد کرنا بالکل بے فائدہ ہے۔

--- کراچی ۶ فروری۔ پاکستان اور ایران میں تجارت بڑھانے کے لئے دونوں ملکوں کے نمائندوں نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

دوسرا امریکی سیارہ فضا میں پھینکنے کی کوشش ناکام ہو گئی

پہلا سیارہ بدستور فضا میں گردش کر رہا ہے

کیپ کینیورل فلوریڈا ۶ فروری۔ امریکہ کا دوسرا مصنوعی سیارہ فضا میں پھینکنے کی کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ اس سیارے کو کل ایک وینگارڈ راکٹ کے ذریعہ فضا میں پھینکا گیا تھا۔ لیکن یہ راکٹ زمین سے چند ہزار فٹ اوپر جانے کے بعد پھٹ گیا۔ اور تباہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔

امریکہ کا پہلا مصنوعی سیارہ "الفا ۱۹۵۸ء" بدستور کرۂ ارض کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ یہ سیارہ "جوپیٹر راکٹ" کے ذریعہ فضا میں پھینکا گیا تھا۔

وینگارڈ راکٹ کے ذریعہ سیارے کو فضا میں پھینکنے کی ایک کوشش اس سے پہلے چھ دسمبر کو بھی کی جا چکی ہے۔ اس وقت یہ راکٹ زمین سے چند فٹ بلند ہونے کے بعد ہی پھٹ گیا تھا۔

بیگ سے گراہم کے مشیروں کی ملاقات

کراچی ۶ فروری۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کے مشیروں ڈاکٹر جیمز ایگرز اور مسٹر ایلور جیکسن نے کل پاکستان کے فارن سیکرٹری مسٹر ایم۔ ایس۔ اے بیگ سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ وزارت خارجہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اشفاعت حسین اور ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ہمدانی بھی موجود تھے۔ ملاقات کے بعد مسٹر جیکسن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا۔ کہ گراہم اور ملک فیروز خان نون میں جو ملاقات ہونے والی ہے۔ اسی کے سلسلہ میں آج ابتدائی گفتگو ہوئی۔

نہری تنازعہ سلجھانے کے لئے نئی تجاویز

نئی دہلی ۶ فروری۔ بھارت کے وزیر آبپاشی مسٹر پاٹل نے کہا ہے کہ عالمی بنک نے پاکستان اور بھارت میں نہری پانی کا تنازعہ سلجھانے کی غرض سے ۱۹۵۴ء کی تجاویز پر جو نظر ثانی کی ہے۔ اس سے اصل تجاویز میں کوئی حقیقی تبدیلی پیدا نہیں ہو گی۔ بھارتی حکومت نئی تجاویز پر پوری احتیاط کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ تاکہ ہمسایہ ملک پاکستان سے یہ افسوسناک تنازعہ سلجھ جائے۔

مجلس تجار ربوہ کی طرف سے استقبال و الوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ ۶ فروری۔ کل شام مجلس تجار ربوہ کی طرف سے مبلغ امریکہ مکرم جناب شکر الٰہی صاحب کی مراجعت پر انہیں خوش آمدید کہنے اور "وقف جدید" کے تحت معلمین کے دوسرے گروپ کی روانگی پر انہیں الوداع کہنے کی غرض سے خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ میں وسیع پیمانے پر ایک پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ ناظر، وکلاء حضرات اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی از راہ شفقت تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو سید بشیر احمد شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق کے صاحبزادے سید نذیر احمد شاہ نے کی۔ بعد ازاں مجلس تجار کے صدر مکرم جناب عبد العزیز صاحب نے مبلغ امریکہ اور معلمین حضرات کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں مجلس تجار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان فرمائے۔ بعدہ محترم صاحب صدر نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں اس امر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا کہ دنیا میں بالآخر احمدیت ہی غالب آئے گی۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۸ء

یقینِ محکم

علامہ سر محمد اقبال مرحوم کا مشہور شعر ہے کہ ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگی میں ہیں یہی مردوں کی شمشیریں

اصل بات یہ ہے کہ محبت اور عمل پیہم کے لئے بھی بنیادی چیز یقینِ محکم ہی ہے۔ جب تک کسی مقصد پر محکم یقین نہ ہو نہ تو اس کے حصول کے لئے عمل پیہم رونما ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس کی محبت پیدا ہو سکتی ہے۔

ایک دینی ہفت روزہ اخبار نے یقینِ محکم پر ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ اور ایک دوسرے عنوان میں اس کی تشریح "سفرِ حق کی ایک ناگزیر زادِ راہ" کے الفاظ سے کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سفرِ حق ہی کیا دنیا کا چھوٹے سے چھوٹا مقصد بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک یقینِ محکم کے ساتھ اس کے حصول کی جدوجہد نہ کی جائے۔ جب تک آپ کو یہ محکم یقین نہ ہو۔ کہ آپ بائیسکل پر سوار ہو کر اس کو چلا سکتے ہیں۔ آپ کا سر نہیں پھرا کہ آپ اس کے پیڈل پر پاؤں رکھ کر سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ اور منہ کے بل گر کر اپنے آپ کو ناحق زخمی کرنے کا تجربہ کریں۔ اسی طرح آپ معمولی سے معمولی کوئی کام لے لیں۔ اس میں جب تک آپ کو یقینِ محکم نہ ہو۔ آپ کبھی ہاتھ نہیں ڈالیں گے۔ ورنہ ندامت ہی نہیں بلکہ نقصان بھی اٹھائیں گے۔ پھر جب تک آپ کو یقینِ محکم حاصل نہ ہو کہ جس راستہ پر آپ چل رہے ہیں یہ لاہور کو جاتا ہے۔ تو آپ اس سمت ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ لاہور پہنچنا تو بڑی بات ہے۔ لیکن اگر آپ لاہور جانا ہی چاہتے ہیں۔ تو پہلے آپ کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ لاہور کوئی مقام ہے۔ پھر یہ یقین ہونا چاہیئے کہ جو راستہ پر آپ چل رہے ہیں یہی لاہور کو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ چل پڑیں۔ اب کہیں عمل پیہم کا مقام آتا ہے۔ جب آپ کو یہ یقین ہی نہ ہو۔ کہ لاہور کوئی مقام ہے بھی اس وقت تک نہ تو آپ راستہ کی تلاش ہی کریں گے اور نہ چل پڑیں گے۔ گویا پہلے لاہور کے وجود کا یقین ہونا لازمی ہے باقی باتیں بعد کی ہیں۔

اگرچہ جس اداریہ کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس میں حقیقت بیانی سے زیادہ شاعری کی گئی ہے۔ اس کے باوجود ذیل میں ہم اس کے بعض فقرے یقینِ محکم کی بنیادی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے نقل کرتے ہیں۔

"اس راہ پر جسے بھی بڑھنا ہے اسے خدا پر مضبوط اور اٹل اعتماد رکھنا چاہیئے۔ خدا پر اعتماد جبھی ہو سکتا ہے۔ کہ آدمی اسی کو مقصودِ نظر بنائے۔ اسی کی عبودیت اور رضا طلبی کا جذبہ لے کر اٹھے۔ اسی کی ہدایات کے مطابق غلامانہ انداز سے کام کرے۔ اسی سے پیمانِ وفا استوار کرے۔ اور قدم قدم پر اسی سے نصرت کی بھیک مانگے۔ اس رنگِ اخلاص کے ساتھ جو مسافرِ حق نے خدا سے اپنا رشتہ جوڑا ہے۔ پھر اسے یہ اعتماد بھی رکھنا چاہیئے کہ اس کا خدا زندہ و توانا خدا ہے۔ عادل و مہربان خدا ہے اور وہ کارساز خدا ہے وہ اپنے بندگانِ درگاہ کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور ان کو خائب و خاسر نہیں ہونے دیتا وہ ہادی بن کر ان کو ہر لغزش سے بچاتا ہے۔ اور ہر موڑ پر راہِ حق ان کے سامنے واضح اور اجاگر کرتا ہے۔ اس دانا بینا خدا سے رشتۂ اخلاص جوڑنے والے ہر بندے کو یہ بھی اعتماد رکھنا چاہیئے کہ وہ اسے کبھی کسی ضلالت پسند شخص یا عنصر کے حوالے نہیں کرے گا"

(ایشیا ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

یہ چند فقرے ہم نے بطور نمونہ کے یہاں نقل کئے ہیں۔ اداریہ نویس اسی انداز سے خدا تعالےٰ پر اعتماد کے بارے میں لکھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں اس انداز پر کوئی اعتراض نہیں کرنا جو کچھ مقالہ نویس نے فرمایا سب بجا اور درست ہے۔

ہمیں اس بات سے بھی غرض نہیں ہے جس کے لئے یہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔ ہم نے اس مضمون پر ایک اور پہلو سے قلم اٹھایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا پر جس اعتماد کے پیدا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ درست ہے کہ خدا پر مضبوط اور اٹل اعتماد ہونا چاہیئے۔ یہ بھی درست ہے۔ اب اعتماد جبھی ہو سکتا ہے کہ آدمی اسی کو مقصودِ نظر بنائے۔ اسی کی عبودیت اور رضا طلبی کا جذبہ لے کر اٹھے۔ اسی کی ہدایات کے مطابق غلامانہ انداز سے کام کرے۔ اسی سے پیمانِ وفا استوار کرے اور قدم قدم پر اسی سے نصرت کی بھیک مانگے۔ یہ بھی درست ہے کہ آدمی کو یہ اعتماد بھی رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا خدا زندہ و توانا خدا ہے الیٰ آخرہ یہ سب باتیں درست ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ باتیں تو بعد کی ہیں۔ پہلے تو خدا کی ہستی پر یقینِ محکم پیدا کرنے کی ضرورت ہے جب تک اس کی ہستی پر ہی یقینِ محکم نہ ہو گا۔ خدا تعالےٰ پر یہ تمام اعتمادات کس طرح ظہور میں آ سکتے ہیں۔

خود مقالہ نگار کے الفاظ میں "اس ہلاکت آفریں دورِ ظلمت میں جبکہ مادیت انسان کے ذہن پر بھوت بن کر سوار ہے۔" اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء و تبلیغ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر خود یقینِ محکم حاصل ہو۔ یقینِ محکم یا خدا تعالےٰ پر اعتماد کوئی خیالی چیزیں نہیں ہیں جن کا وجود دراصل کوئی نہ ہو۔ اور یونہی انسان کے اندر رونما ہو جائیں۔

جس طرح مادی اشیاء پر ظاہری حواس کے ذریعہ یقینِ محکم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بائیسکل کے وجود اور اس کے عمل پر اور اپنی مہارت پر ہمیں تجربہ سے یقینِ محکم حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اور باقی روحانی کیفیات پر یقینِ محکم بھی ذاتی تجربہ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ یقینِ محکم کا اس تعلق میں کوئی حصہ نہیں رہتا۔

(باقی)

الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہو گی۔ کہ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک غیر مطبوعہ معرکۃ الآراء تقریر شائع ہو رہی ہے۔

اہلِ قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ ایجنٹ صاحبان اس نمبر کی مطلوبہ تعداد سے ۱۲ فروری تک اطلاع دیں۔ مشتہر احباب ۱۵ تاریخ تک اپنے اشتہارات دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

عقیدۂ حیاتِ مسیحؑ کے نقصانات!

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(قسط دوم)

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر مؤرخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے ——— (ادارہ)

دوسرا نقصان

دوسرا نقصان عقیدۂ حیاتِ مسیحؑ کا یہ ہے کہ آسمان کے متعلق حقیقت سے بہت دُور ایک خیال اور وہمی تصوّر قائم کیا جاتا ہے۔ نیلگوں فلک ایک خوبصورت جمالیاتی تصوّر ہے جس میں جگہ جگہ پر خوبصورت سُرخ و سفید ستارے لعل و گہر کی صورت میں لٹکائے ہوئے ہیں۔ بینائی کی سرحد سے پرے ایسی خوبصورت فضا میں رہائش کی خواہش یقیناً صرف ایک جمالیاتی تصوّر ہے حقیقت سے اس کو دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اگر سماء کے لفظی معنوں کو مدنظر رکھا جائے تو اس کے معنی صرف بلندی کے ہیں۔ اسی لئے جُوتی کے تچلے کو سماء النعل کہتے ہیں۔ اگر سماء سے صرف بلندی ہی مراد ہو تو اس بات کی تعیین کس طرح ہو کہ وہ سماء فلسطین کا سماء تھا یا ساری زمین کے مقابلہ میں کوئی خاص بلندی مراد تھی۔ اگر اس سے مراد نظامِ شمسی ہو تو کیا اس نظامِ شمسی کا کوئی سماء مراد ہے یا عالم بسیط میں لاکھوں کروڑوں نظامہائے شمسی میں سے کوئی نظام مراد ہے؟ کیا ایسی صورت میں یہ خیال کہ مسیحؑ آسمان پر اُٹھا لیا گیا تشنۂ تفاسیر نہیں رہ جاتا؟ اور سوائے بچوں کی ایک بات کے اور اس کے کوئی معنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔

پھر اس سلسلے میں یہ بات بھی قابلِ غور رہ جاتی ہے کہ ہر بلندی پر اس جسم خاکی کے ساتھ زندگی کب تک اور کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔

ایک نادر تخیّل

یہ نہایت دُکھ کی بات ہے کہ مسلمانوں نے صرف مسیحیت کے تخیلات کو ہی نہیں اپنایا بلکہ اس میں اور بھی اضافے کئے۔ مسیحیت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ مسیحؑ چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ نادر تخیل بعض مسلمانوں کا ہے حالانکہ حدیث معراج میں مسیحؑ دوسرے انبیاء کے ساتھ (جو جسم خاکی کے ساتھ یقیناً زندہ نہیں ہیں) حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے۔ اور ایسی صورت میں جسم خاکی کے ساتھ زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حدیث مذکورہ میں مختلف روحانی مقامات پر مومنین اور انبیاء کے مختلف گروہوں کی ملاقات کا بیان ہے اور وہاں سماء سے مراد خالصتاً روحانی بلندی ہے۔ ویسے عام اصطلاح کے لحاظ سے سماء کے لفظ کو روحانی اصطلاح کبھی نہیں بنایا گیا۔ اور اگر محض بلندی مراد ہو تو بلندی کے مختلف مدارج پر جسم کی ضروریات بدلتی چلی جاتی ہیں۔ جسم کو کھانے پینے اور ہوا کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس کے خورد و نوش کے ساتھ اس کے فضلات کا اخراج بھی ضروری ہے۔ اگر سماء سے بلندی ہی مراد ہو تو یہ جسم ایک حد تک بلند جاسکتا ہے۔ اس سے اوپر اس کا زندہ رہنا محال ہے۔ بہرکیف ایک مومن کے لئے اللہ تعالے کا یہ قول آخری حجت ہے۔ وما جعلناهم جسدًا لا يأكلون الطعام وما كانوا خالدين۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلد۔ اس ارشاد سے واضح ہے کہ جسم خاکی اجلِ مسمّٰی سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتا۔

پس سماء کا تصوّر، جسم انسانی، ضروریات، اور اس کے بقاء کی میعاد، اِن سب امور کے متعلق غلط تصوّرات اسے حقیقت کی دنیا سے نکال کر ایک وہمی اور خیالی دنیا میں جا بٹھاتے ہیں اور مسلمانوں کے علمی تنزل اور انحطاط کا یہ ایک بہت بڑا سبب ہوا ہے کہ مسلمان بعض تصوّرات کو مذہب کی طرف منسوب کرکے اسلام کے مضحکہ کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور صحیح تحقیقات اور ریسرچ سے کروڑوں کوس دُور جا پڑے ہیں۔

بشر کے لئے خلد کا نہ ہونا واضح طور پر یہ اصول بیان کرتا ہے کہ اس جسم پر انحطاط اور موت کا قانون اپنا عمل لازماً کرتا رہتا ہے۔ اور یہ کہ ایک مقررہ میعاد کے بعد یہ زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اِن حالات میں مسیحؑ کی غیر طبعی محبت کے نتیجہ میں ان کے لئے جسم کے ساتھ زندگی تجویز کرنا ایک خیالِ خام ہے۔

تیسرا نقصان

تیسرا نقصان مسیحؑ کے عقیدۂ حیات کا یہ ہے کہ ہم نادانستہ طور پر ان کی روحانی ترقی کے لئے روک پیدا کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے نے بعث بعد الموت کی دلیل اس طرح دی ہے:-

يا ايها الناس ان كنتم في ريب من البعث فانا خلقناكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغير مخلقة لنبين لكم ونقر في الارحام ما نشاء الى اجل مسمى ثم نخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم۔ ومنكم من يتوفى ومنكم من يرد الى ارذل العمر لكي لا يعلم من بعد علم شيئا۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دلیل اس طرح پر دی ہے کہ ہم نے انسان کو تراب سے پیدا کیا اور مختلف مدارج طے کرتا ہوا نطفہ بنا۔ پھر اس نے رحم کی دنیا میں نطفہ سے علقہ اور مضغہ مخلقہ اور غیر مخلقہ کے مختلف مدارج طے کئے۔ اور وہ رحم کی دنیا میں ایک وقت مقررہ تک قرار پکڑے رہا۔ جب وہ دُنیا اس کی ترقی کے لئے ناکافی ہوگئی اور بچے کا آنول (Placenta) میں لپٹے رہنا اس کی آئندہ ترقی کے لئے ایک روک بن گیا تو اُسے آنول کو چھوڑ کر اس دنیا میں آنا پڑا۔ یہ دنیا بھی اگلی دنیا کے مقابل میں ایک رحم ہے۔ اور جب انسان کے لئے جسم و جان کا یہ پیوند مزید ترقی کے لئے روک بن جاتا ہے تو اسے جسم چھوڑ کر ایک اور دنیا میں جانا پڑتا ہے۔ جس کا قیاس اسی طرح مشکل ہے جس طرح رحم مادر میں اس دنیا کا قیاس مشکل تھا جس طرح رحم مادر میں میعاد مقررہ کے بعد آنول میں لپٹا رہنا اس کے لئے سخت مضر تھا اور اگر وہ وہاں رہتا تو خود بھی مرجاتا اور ماں بھی مرتی اسی طرح اس دنیا میں جسم و جان کے پیوند کا ایک مقررہ میعاد کے بعد قائم رہنا اس کے لئے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے اور ارذل عمر اس کی دلیل ہے کہ انسان نے علم و عرفان کے لحاظ سے جو ترقی کی تھی اس کو کھو دینے کا باعث جسم ہو رہا ہوتا ہے۔ گویا جسم اس دنیا کے رحم کی آنول ہے اور انسان اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے علم اور معرفت کے حصول کے لئے ایک اور دنیا میں جاتا ہے جس کا قیاس اس دنیا میں نہیں کیا جاسکتا۔

اس دلیل سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس جسم کا چھوڑ دینا ہی اس کی روحانی بقاء کے لئے لازم ہے ورنہ اس آنول میں لپٹے رہنا اس کیلئے ایسا ہی مضر ہے جیسا بچے کے لئے رحم کی دُنیا میں آنول کے اندر لپٹے رہنا ہے۔ مسیحؑ کو جسم خاکی کے ساتھ زندہ ماننے والے غور کریں کہ کیا یہ ان کے ساتھ خیرخواہی ہے کہ یہ قیاس کیا جائے کہ وہ ارذل عمر میں مبتلا ہو کر انیس سو سال سے اس طرح پڑے ہوئے ہیں کہ ع

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

مومن جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لتركبن طبقا عن طبق وہ ایک طبق میں اس طرح کیونکر پڑا رہ سکتا ہے۔ وہ تو ہر آن یہ دُعا کرتا ہے کہ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا اور اس طرح خدا تعالے کی معرفت کے ایک مقام سے اس سے اُوپر کے مقام تک جانے کے لئے بیتاب رہتا ہے۔ مسیحؑ کے لئے یہ ارذلیت کی زندگی تجویز کرنے والے بزرگ حضرت مسیحؑ سے کوئی خیرخواہی نہیں کر رہے بلکہ

احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر خدمتِ دین کی وہی روح اور تڑپ پیدا کریں

جو الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہوا کرتی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا خطاب

ربوہ ۵ جنوری۔ مکرم سید شاہ محمدؐ صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے احمدی نونہالوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے اندر خدمت دین کی وہی روح اور تڑپ پیدا کریں کہ جو الٰہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ہوا کرتی ہے آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی جماعت میں خدمتِ اسلام کی ایک ایسی روح پھونک دی کہ جس کے طفیل آج آپ کی قائم کردہ جماعت ہی ہے کہ جس نے اطراف وجوانب عالم اسلام میں اسلام کا جھنڈا بلند کر رکھا ہے اور ہر جگہ اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اس روح کو اپنے اندر برقرار رکھنا اور اسے ترقی دینا احمدی نوجوانوں کا اولین فرض ہے۔ تا تبلیغ و اشاعت اسلام کا جو عظیم الشان کام مشرق و مغرب میں ہو رہا ہے۔ اس کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش جاری رہے اور مصائب و مشکلات میں پھنسی ہوئی یہ دنیا حقیقی امن اور حقیقی صلح و آشتی سے ہمکنار ہو سکے۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب طلبہ کے سامنے انڈونیشیا کے تاریخی، تمدنی، سیاسی اور دینی حالات پر تقریر فرما رہے تھے۔ سکول کے طلباء اور ممبران اسٹاف کا یہ خصوصی اجلاس جس میں انہیں آپ کے اس معلوماتی اور نہایت دلچسپ و ایمان افروز لیکچر سے مستفید ہونے کا موقع ملا مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو سکول کے ایک انڈونیشی طالبعلم محی الدین صاحب نے کی۔

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی خدمات

صاحب صدر کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم سید شاہ محمد صاحب نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ابتداءً انڈونیشیا کے جغرافیائی اور تاریخی حالات بیان کئے۔ بعد ازاں وہاں کے تمدنی اور دینی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان جزائر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن اثرات سے بھی حاضرین کو آگاہ فرمایا آپ نے بتایا کہ وہاں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں جماعتِ احمدیہ نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ وہاں کے سربرآوردہ لوگ اور اہم شخصیتیں تک اس کی دل سے معترف ہیں اسی طرح وہاں کے احمدی احباب نے انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کے دوران اپنی جانوں پر کھیل کر جو اہم بات ان خدمات سرانجام دیں۔ ان کی بھی وہ کچھ کم قدر نہیں کرتے۔ اسی ضمن میں آپ نے احمدی مبلغین کی ان خدمات کا بھی ذکر کیا۔ جو انہوں نے انڈونیشیا میں پاکستان کو متعارف کرانے اور اس نئی اسلامی مملکت کی اہمیت کو واضح کرنے میں سرانجام دیں۔ آپ نے بتایا کہ وہاں پاکستانی سفارتخانہ قائم ہونے سے قبل مسلسل کئی سال تک جماعتِ احمدیہ کے پاکستانی اور انڈونیشی مبلغوں نے انڈونیشیا اور پاکستان کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور انکے درمیان اسلامی اخوت اور برادرانہ تعلقات کو مستحکم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ اسی ضمن میں آل انڈونیشیا پاکستان ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے بانی اور روح رواں خود مکرم سید شاہ محمد صاحب ہی تھے۔ اسی طرح وہاں پاکستان کا یوم آزادی بھی بڑے اہتمام سے منایا جاتا رہا جس میں وہاں کے عمائدین حکومت بھی بڑے ذوق شوق کیساتھ شریک ہوتے رہے۔

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

وہاں عیسائیت کی ناکامی اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بفضلہ تعالےٰ انڈونیشیا کے تمام بڑے بڑے جزیروں میں وسیع اور منظم جماعتیں قائم ہیں۔ جن کی اپنی مساجد مشن ہاؤس اور لیکچر ہال ہیں۔ احباب جماعت دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور دل کھول کر چندے دیتے ہیں حتیٰ کہ وہاں کا مشن پوری طرح خود کفیل ہے چندہ عام۔ چندہ تحریک جدید اور دیگر جماعتی چندوں کے علاوہ وصیت کا نظام بھی قائم ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیمیں بھی دینی اور جماعتی فرائض بجا لانے میں پوری طرح مستعد ہیں۔ جن کے باقاعدہ اجتماعات اور سالانہ جلسے ہوتے ہیں۔

خدمت اسلام کی روح اور تڑپ

جماعتی ترقی کا ایک اجمالی خاکہ پیش کرنے کے بعد آپ نے احمدی طلبہ کو توجہ دلائی کہ اسلام کی یہ سب سربلندی اُس روح کی وجہ سے ہی ظہور میں آئی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں پھونکی تھی اور جس کے زیر اثر جماعت کے نوجوانوں نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کیں اب ان احمدی طلبہ کا جو ابھی تعلیم و تربیت کے مرحلہ سے گذر رہے ہیں یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اندر اس روح کو پروان چڑھائیں اور اسی طرح اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کریں۔ کیونکہ آج مادیت میں ڈوبی ہوئی دنیا کو روحانیت سے روشناس کرانے کی اشد ضرورت ہے اس کے بغیر دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا اور جن عالمی تنازعات نے دنیا سے امن کو ناپید کر رکھا ہے۔ وہ خاطر خواہ طریق پر طے نہیں ہو سکتے۔

اہل انڈونیشیا کی صلاحیتوں کو خراج تحسین

دوران تقریر میں انڈونیشیا کے تمدنی اور سیاسی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے انڈونیشی عوام کی صلاحیتوں اور ان کے بعض قومی اوصاف کو خاص طور پر خراج تحسین پیش کیا اور اس امکان کی طرف اشارہ کیا کہ آئندہ چل کر یہ قوم مشرقی ایشیا میں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہے آپ نے ان کے قومی جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا کے تین ہزار جزائر میں کم و بیش تین صد کے قریب زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک جاوی زبان بھی ہے۔ جو جاوا کی پانچ کروڑ آبادی کی زبان ہے۔ لیکن جب انڈونیشیا کیلئے سرکاری طور پر ایک قومی زبان مقرر کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو ساری قوم نے سماٹرا کے ایک محدود علاقے میں بولی جانیوالی زبان کو بلا چون و چرا قومی اور سرکاری زبان تسلیم کر لیا۔ قومی اتحاد کی خاطر جاوا کی پانچ کروڑ آبادی نے ہرگز اس بات پر برا نہیں منایا کہ ان کی زبان جو سب سے زیادہ بولی جاتی ہے قومی زبان تسلیم نہیں کی گئی۔ انہوں نے نہایت خوشی سے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ کسی ایک جزیرے کی زبان کو یہ مرتبہ مل جائے چنانچہ سماٹرا کے اسی محدود علاقے کی زبان آجکل پورے انڈونیشیا کی قومی زبان ہے۔ ان کا یہ جذبہ نہایت قابل قدر ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ زبان کا مسئلہ کئی ایک ایشیائی ملکوں میں اچھی خاصی الجھن کا باعث بنا رہا ہے۔ اور بعض ملکوں میں تو اب تک پورے طور پر طے نہیں ہو سکا ہے۔ انڈونیشی عوام نے ایسے تمام ملکوں کے لئے ایک نہایت عمدہ مثال قائم کی ہے

ایک اور بہت بڑی خوبی

دوران تقریر میں آپ نے ان لوگوں کی ایک اور بہت بڑی خوبی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ساری انڈونیشی زبان میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ناشائستہ نہیں ہے جسے گالی سے تعبیر کیا جا سکے ان کی زبان ہر قسم کی گالیوں سے یکسر منزہ ہے اس لئے وہاں اگر کسی امر میں مخالفت ہوتی بھی ہے تو وہ غیر مہذب صورت اختیار نہیں کرتی اور تمام تر گفتگو معقولیت کے دائرے میں ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف دلائل تک محدود رہتی ہے

آپ کا یہ لیکچر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ چنانچہ طلبہ نے بعض امور کی وضاحت کے پیش نظر متعدد سوالات پوچھے جن کے آپ نے مناسب جواب دے کر بیان کردہ امور پر مزید روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے محترم شاہ محمد صاحب کا اسٹاف اور طلباء کی طرف سے شکریہ ادا کیا جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

یاد رفتگان

شیخ عبدالحق صاحب مرحوم سابق معاون ناظر ضیافت

(از محترمہ عنایت بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالحق صاحب مرحوم)

والد محترم شیخ عبدالحق صاحب مرحوم کو کراچی میں ایک سال سے دل کی تکلیف ہو جاتی تھی ڈاکٹری مشورہ کے مطابق زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت تھی اور سفر منع کیا گیا تھا۔ مگر جوں جوں جلسہ سالانہ قریب آیا ان کا دیار حبیب میں پہنچنے کا شوق بڑھتا گیا۔ کراچی سے اپنی بہو اور پوتوں کی معیت میں ۲۲/۱۲ کو عازم ربوہ ہوئے۔ ان کے آرام کی خاطر لائلپور ٹھہرنے کی تجویز کی گئی۔ تھوڑے سے ہی وقفہ کے بعد انہوں نے میرے پاس چنیوٹ پہنچنے کی خواہش کی ظاہر کی۔ مگر مزید تھکان کے خوف سے انہیں وہیں ٹھہرایا گیا۔ صبح اٹھ کر گرم پانی سے غسل کیا اور ٹہلتے رہے۔ نمازیں بروقت ادا کیں ۲۴/۱۲ کی رات کو وہیں دل کی درد شروع ہوئی سانس تیز ہو گیا۔ رات بھر ہی تکلیف رہی۔ صبح ۲۵ دسمبر کو بذریعہ ٹیکسی ربوہ لے آئے اور فضل عمر ہسپتال میں برائے علاج داخل کیا گیا۔

وہاں علاج سے اسی دن سانس کی تیزی اور درد کو آرام ہو گیا۔ ہم بھی صبح بچوں کے چنیوٹ سے ربوہ پہنچ گئے۔ ہمیں دیکھ کر خوش ہوئے۔ دونوں بازو نکالے۔ گلے لگا لیے اور ہم سب کو پیار کیا۔ ویسے کمزور دکھائی دیتے تھے

مورخہ ۲۷ دسمبر جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے چند گھنٹے پہلے بیٹے کو کہا ٹیکسی منگاؤ۔ مجھے سٹیج پر لے چلو مگر ان کی یہ خواہش اس طرح پوری ہوئی کہ ان کا جنازہ سٹیج پر لایا گیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں ہزاروں مومن شامل ہوئے۔ قطعہ خاص میں دفن ہوئے مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے وفات سے قریباً ہفتہ عشرہ پہلے اپنے بیٹے کو اور مجھے پاس بلا کر کہا۔ خلافت سے وابستہ رہنا۔ ماں باپ اولاد کو غلط راہ پر نہیں لگاتے۔ میں نے معجزات دیکھے ہیں اپنی آنکھوں سے صداقت دیکھی ہے۔ خلافت کے بغیر ایمان کامل نہیں رہتا اور بہت سی نصیحتیں کیں۔ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کرتے اور تہجد بھی پڑھتے تھے۔ نیک مشورہ دینا۔ برے کاموں سے روکنا نیک کاموں کی ہدایت کرنا۔ لڑائی جھگڑا میں صفائی کرانا۔ ذکر الٰہی میں مشغول رہنا غریب مسکین مسافروں کو کھانا کھلانا اور مہمان نوازی ان کا شیوہ تھا۔

ہم ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں میں رہتے تھے وہاں کوئی لڑکیوں کا سکول نہ تھا۔ ہمارے خاندان کی آٹھ دس لڑکیاں تھیں ہمیں پڑھانا شروع کر دیا۔ قرآن شریف پڑھایا۔ پھر اس کا ترجمہ شروع کیا۔ پانچویں جماعت کا پرائیویٹ امتحان دلوایا۔ پھر آٹھویں کی تیاری شروع کی۔ ساتھ ہی ساتھ حدیث۔ فقہ اور سلسلہ کی کتابیں پڑھائیں۔ ڈیوٹی سے فراغت پاتے ہی تبلیغ [illegible] میں مصروف ہو جاتے۔ ارد گرد کے دیہات میں ان کی تبلیغ سے کافی لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ طبیعت میں انکساری اور حلیمی تھی۔ مگر عموماً سلسلہ کے مسائل بیان کرتے وقت طبیعت میں جوش آ جاتا اور آواز بلند ہو جاتی مخالفین احمدیت کے ٹریکٹوں اور رسالوں کا جواب نظم و نثر میں دیتے۔ ہم اس وقت بچے ہی تھے کہ پڑوس کے ایک مولوی نے ایک رسالہ پنجابی نظم میں لکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ وہ رسالہ اباجی کو بھیجا گیا۔ جس کا جواب انہوں نے پنجابی نظم میں لکھ کر شائع کرا دیا۔

جوانی کی عمر میں ہی ان کو عبادت الٰہی کا شوق تھا ۱۹۲۵ء میں میری والدہ صاحبہ فوت ہوئیں۔ وہ بھی موصیہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ اس وقت اباجی کی عمر ۳۷ سال تھی ہم بڑی دو بہنیں اور چار بھائی تھے۔ اس کے بعد آپ نے باوجود کئی رشتے آنے کے بھی شادی نہیں کی۔ بچوں کی پرورش میں لگے رہے۔ ۱۹۳۹ء میں لڑکوں کی شادی کی پھر پوتے پوتیوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت میں لگے رہے۔ میری شادی کے وقت ۱۹۲۳ء میں سسرال جاتے وقت بہت سی قیمتی دعائیں اور نصیحتیں لکھ کر دیں۔ تمام احمدی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اباجی کو اعلیٰ مقام پر جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہمارے غمزدہ دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عنایت بیگم
بنت شیخ عبدالحق صاحب مرحوم

جامعہ احمدیہ کے ٹورنامنٹ کا آخری دن اور تقسیم انعامات

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۸ء جامعہ احمدیہ کی کھیلوں کے ٹورنامنٹ کا آخری دن تھا صبح ۸½ بجے سے ۱۲½ بجے دوپہر تک فٹ بال فائنل۔ والی بال فائنل۔ والی بال پیر فائنل۔ رنگ ٹینس فائنل۔ کبڈی فائنل۔ بیڈمنٹن فائنل کے مقابلے ہوئے۔

بعد دوپہر تین بجے پھر پروگرام شروع ہوا جس میں سب سے پہلے سٹاف و طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین والی بال کا میچ ہوا۔ طلباء کی ٹیم کامیاب رہی۔ ان کے بعد سٹاف کی دوڑ ہوئی۔ جس میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اول اور محمود احمد صاحب مختار دوم رہے۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے اولڈ بوائز کی دوڑ ہوئی۔ اس میں اول سید مسعود احمد صاحب۔ دوم محمد اقبال صاحب اور سوم محمد اکبر صاحب افضل رہے۔

اس کے بعد چین کے طالب علم محمد عثمان صاحب چینی نے چین کی ایک کھیل کنگ فو کا نہایت مہارت کے ساتھ مظاہرہ کیا اور زائرین کی داد حاصل کی پھر جامعہ احمدیہ کے طلباء اور جامعہ احمدیہ کے اولڈ بوائز کے مابین والی بال کا مقابلہ ہوا۔ جس میں اولڈ بوائز نے میچ جیت لیا۔ اولڈ بوائز کی ٹیم کے کپتان محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تھے۔

جلسہ تقسیم انعامات ۴½ بجے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ منور احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس میں آپ نے صدر جلسہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے جامعہ احمدیہ کے ساتھ اس دیرینہ تعلق کا ذکر کیا جو بطور متعلم اور معلم رہا ہے۔ آپ نے حاضرین سے درخواست دعا کی کہ خدا تعالیٰ اس ادارہ کے طلباء کو صحیح معنوں میں دین کی خدمت کرنے اور ہر میدان میں پیش پیش رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں محترم صاحب صدر نے انفرادی اور اجتماعی کھیلوں میں اول اور دوم آنے والے کھلاڑیوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔ جامعہ احمدیہ کی مختلف کھیلوں کے بہترین کھلاڑی جنہیں خاص انعامات دیئے گئے :-

(۱) ریاض حسین صاحب چٹھہ سال رواں کے بہترین اتھلیٹ
(۲) مرزا محمد سلیم صاحب اختر ,, ,, والی بال کے کھلاڑی۔
(۳) محمد نواز صاحب ,, ,, فٹ بال کے کھلاڑی۔
(۴) خلیل الرحمن صاحب ,, ,, کبڈی کے کھلاڑی۔

مندرجہ ذیل احباب کو خاص انعامات دیئے گئے۔ صاحب صدر مرزا ناصر احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف انچارج گیمز جامعہ احمدیہ۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں آیت قرآنی یا نساء النبی لستن کاحد من النساء کی تشریح کرتے ہوئے وقف کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنا ایک نہایت اہم کام ہے۔ واقفین کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر دم کوشاں رہنا چاہیئے۔

آپ نے جامعہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ادارہ ہمارا قومی ادارہ ہے جس سے ہر سچے احمدی کو محبت کا ایک خاص تعلق ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جامعہ احمدیہ کے طلباء کو زندگی کی ہر دوڑ میں باقی تمام اداروں سے آگے دیکھنے کے متمنی ہیں۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے دعا فرمائی اور یہ جلسہ برخواست ہوا۔

۲۹ جنوری کی شب کو جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں سالانہ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تفریح طبع کے لئے جامعہ احمدیہ کے طلباء نے مختلف لطائف پیش کئے جو سامعین کے لئے بہت دلچسپی کا موجب بنے

اس تقریب میں طلبہ کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل صاحب و اساتذہ اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

سیکرٹری گیمز جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

درخواست دعا

سید سعید خالد صاحب آف کراچی عرصہ سے بیمار ہیں اور مالی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا کرے اور مالی مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

(منیجر الفضل)

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۵/۱۶ جنوری ——— چھٹی قسط

نام	رقم
خواجہ محمد عبد اللہ صاحب خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ	۶-۰-۰
اہل و عیال 〃 〃 〃 〃 〃	۳-۰-۰
صوفی کریم بخش صاحب دوکاندار 〃 〃	۶-۰-۰
محمد ابراہیم صاحب فضل کار ریڈیو	۶-۰-۰
غلام محمد صاحب پان فروش 〃 〃	۰-۸-۰
ملک مشتاق احمد صاحب بھانجہ ملک حفیظ الرحمٰن صاحب کارکن تعمیر	۶-۰-۰
ہمشیرہ 〃 〃 〃 〃 〃	۶-۰-۰
ملک حفیظ الرحمٰن صاحب کارکن دفتر تعمیر	۶-۰-۰
عبد العزیز رحیم بخش صاحب	۶-۰-۰
خواجہ عبد الکریم صاحب کیفے فردوس گول بازار	۶-۰-۰
مستری محمد شریف صاحب ٹال والے بذریعہ خواجہ جلال الدین صاحب دار الرحمت وسطی	۶-۰-۰
ملک فضل احمد صاحب باڈی گارڈ ربوہ	۰-۸-۰
مولوی رشید احمد صاحب چغتائی 〃	۰-۸-۰
چوہدری فضل دین صاحب 〃	۰-۸-۰
حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید 〃	۲-۰-۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الکریم صاحب ربوہ	۱-۰-۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب 〃	۶-۰-۰
〃 ملک محمد عبد اللہ فاضل بذریعہ محمد عبد اللہ صاحب قریشی دار الرحمت وسطی	۱-۰-۰
حکیم دین محمد صاحب پینٹر 〃	۱-۰-۰
اہلیہ صاحبہ قریشی عبد اللطیف صاحب	۲-۰-۰
عبد الرشید صاحب کارکن وصیت	۰-۸-۰
ملک فتح محمد صاحب کارکن وکیل الزراعت	۰-۸-۰
ضیاء الرحمٰن صاحب	۰-۸-۰
ملک فضل الدین صاحب	۰-۸-۰
خواجہ جلال الدین صاحب کارکن امور عامہ	۰-۸-۰
مولوی ظفر الاسلام صاحب انسپکٹر بیت المال	۰-۸-۰
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابو الفضل محمود صاحب	۶-۰-۰
قریشی محمد صادق صاحب	۶-۰-۰
شیخ ضیاء الحق صاحب ابن شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ	۶-۰-۰
شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ	۵-۸-۰
مستری عبد الکریم صاحب پہلوان	۱۵-۰-۰
〃 〃 〃 〃 〃 از جانب والد صاحب مرحوم	۶-۰-۰
〃 〃 〃 〃 〃 والدہ صاحبہ مرحومہ	۶-۰-۰
چوہدری کریم بخش صاحب	۶-۰-۰
〃 عطاء اللہ صاحب	۰-۸-۰
محمد اسلم خاں صاحب	۰-۸-۰
حمیدہ خانم صاحبہ	۰-۸-۰
ماسٹر محمد حیات صاحب	۰-۸-۰
حکیم فیروز الدین صاحب	۶-۰-۰
ماسٹر لطیف احمد صاحب	۰-۸-۰
اہلیہ صاحبہ لطیف احمد صاحب منصوری	۰-۸-۰
اعجاز الرحمٰن صاحب	۱-۰-۰
اہلیہ صاحبہ محمد ارشاد صاحب	۰-۸-۰
عبد الباسط صاحب	۰-۸-۰
مستری محمد عبد اللہ صاحب نلکا ساز	۴-۰-۰
امین الدین صاحب دار الخیر	۰-۸-۰
چوہدری شہباز خاں صاحب	۰-۸-۰
احمد دین صاحب	۰-۸-۰
مولوی عبد اللطیف صاحب بیریانوالہ ضلع لائل پور	۶-۰-۰
عبد الکریم صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
دوست محمد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
غنی محمد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
میر احمد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
علی دلاد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
انوار احمد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
محمد صدیق صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
اللہ داد صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
محمد عزیز صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
جمال الدین صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
منصب دار صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
محمود دین صاحب 〃 〃	۶-۰-۰
عبد الرحیم صاحب	۶-۰-۰
کریم داد صاحب	۶-۰-۰
محمد دین صاحب	۶-۰-۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبد اللطیف صاحب	۲-۰-۰
رشیدہ بیگم صاحبہ 〃 انوار احمد صاحب	۱-۰-۰
عائشہ اہلیہ غلام احمد صاحب	۱-۰-۰
طالع 〃 〃	۱-۰-۰
غلام بی بی والدہ 〃 〃	۱-۰-۰
محمد بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب	۱-۰-۰
خیراں 〃 دولت احمد صاحب	۱-۰-۰
برکتے 〃 محمد صدیق صاحب	۱-۰-۰
ہاجراں ہمشیرہ 〃 〃	۱-۰-۰
مائی نجی والدہ میر احمد صاحب	۱-۰-۰
امانت بی بی اہلیہ عبد الرحیم صاحب	۲-۰-۰
رحمتے زوجہ میر احمد صاحب	۱
ارشاد احمد صاحب	۰-۴-۰
رشیدہ بی بی دختر محمد صدیق صاحب	۰-۲-۰
عبد الرشید پسر مولوی عبد اللطیف صاحب	۱-۰-۰
عبد الوحید 〃 〃 〃	۱-۰-۰
طاہرہ وحیدہ دختر 〃 〃	۱-۰-۰

(انچارج دفتر وقف جدید)

اعلان دار القضاء

جن جماعتوں میں لوکل قاضیاں مقررہ کی میعاد سہ سالہ ختم ہو چکی ہے۔ یا ختم ہونے والی ہے۔ ان کا جدید انتخاب کر کے صدر صاحبان اطلاع کریں تا کہ ان کی منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حاصل کی جاوے اور جس جگہ تاحال کوئی قاضی مقرر نہیں ہوا۔ وہاں انتخاب کرا کے رپورٹ بھجوائی جاوے۔ قاضی صاحبان مقررہ کو کوئی عہدہ انتظامی نہ دیا جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

لازمی چندوں کا بجٹ پورا کرنا ضروری ہے

قسط اوّل

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سی جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے اور امید ہے کہ وہ تھوڑی مزید کوشش کر کے سال رواں کا بجٹ پورا کر لیں گی لیکن کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی کم ہے اور بعض جماعتوں کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے بھی ہیں۔ انفرادی طور پر جماعت کے صدر اور سیکرٹری صاحب مال کو ان کے بجٹ۔ بقایا اور وصولی سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جس میں سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں پہلے نو مہینوں کی وصولی فیصدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ جن جماعتوں کے ذمہ سابق بقائے بہت ہیں ان پر یہ (م) نشان لگایا گیا ہے ایسی جماعتوں کو اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے جن پر یہ (٭) نشان لگایا گیا ہے۔ سال رواں کا بجٹ موصول نہیں ہوا۔ ان کی وصولی کی رفتار نکالنے کے لئے ان کا سال رواں کا بجٹ پچھلے سال کے بجٹ کے برابر فرض کر لیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ مزید توقف کے بغیر اپنا بجٹ بھجوا دیں۔ جن جماعتوں کی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی ۷۵٪ یا اس سے زیادہ ہے۔ ان کا ان مدات کا تدریجی بجٹ پورا ہو گیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اس وقت تک سو فیصدی وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔

میں تمام احباب اور عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ سال رواں کے یہ آخری دو تین مہینے لازمی چندوں کی وصولی کے لئے وقف کر دیں۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جو سال رواں کا بجٹ پورا کرنے کے علاوہ سابقہ بقاؤں میں سے بھی ایک معتدبہ حصہ وصول نہ کرے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سال اس چندہ کی وصولی خرچ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
ا۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے							
۱	کراچی	۷۳	۶۸	۲	لاہور (تمام حلقہ جات)	۵۰م	۳۴م
ب۔ جن جماعتوں کا بجٹ دس ہزار سے زیادہ لیکن ایک لاکھ روپیہ سے کم ہے							
۱	ربوہ (تمام حلقہ جات)	۸۵	۶۷م	۶	راولپنڈی	۵۰م	۱۸م
۲	سول لائنز لاہور	۶۸م	۶۷م	۷	اسلامیہ پارک لاہور	۴۸م	۱۹م
۳	لائل پور شہر	۶۷	۵۵	۸	کوئٹہ	۴۱	۲۱م
۴	سیالکوٹ شہر	۵۳م	۵۸م	۹	پشاور	۴۹	۱۳م
۵	سرگودھا	۵۷	۳۱م	۱۰	ڈھاکہ٭	۳۵م	۳م
ج۔ جن جماعتوں کا بجٹ پانچ ہزار سے زیادہ لیکن دس ہزار روپیہ سے کم ہے							
۱	دہلی دروازہ لاہور	۱۳۵	۱۰۳	۱۳	لکھیانہ	۴۹	۵۲م
۲	باندھی سندھ	۳۹	۱۴۰	۱۴	جہلم	۵۲	۴۴م
۳	مزنگ لاہور	۱۲۳	۵۸م	۱۵	ملتان چھاؤنی	۴۹	۳۳م
۴	دارالصدر جنوبی ربوہ	۶۹	۹۴	۱۶	لاہور "	۵۲	۲۵م
۵	اوکاڑہ	۴۷	۷۲م	۱۷	مغلپورہ لاہور	۵۲م	۴۲م
۶	گجرات	۶۸	۴۷م	۱۸	حیدرآباد	۷۴	۲۹م
۷	شیخوپورہ	۴۶	۷۶	۱۹	مصری شاہ لاہور	۳۷	۳۶م
۸	گوجرانوالہ	۴۷	۶۵م	۲۰	نارائن گنج	۴۲	۲۲م
۹	محمد آباد اسٹیٹ	۵۱	۴۸	۲۱	اچھرہ لاہور	۴۵	۱۶
۱۰	سنت نگر لاہور	۷۵	۳۴م	۲۲	کنری	۳۹	۱۸م
۱۱	منٹگمری	۴۶	۵۴م	۲۳	چاٹگانگ	۳۶م	۱۲م
۱۲	ماڈل ٹاؤن لاہور	۷۵	۳۹م		واہ کینٹ	۳۲	۱۲م
د۔ جن جماعتوں کا بجٹ دو ہزار روپیہ سے زائد لیکن پانچ ہزار سے کم ہے							
۱	ڈیرہ غازی خاں	۱۰۴	۱۲۲	۲۷	ملتان شہر	۶۶	۴۴م
۲	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰۱	۹۵م	۲۸	سلطان پورہ لاہور	۸۱	۳۳م
۳	وزیر آباد	۹۹	۹۷	۲۹	کرتو پنڈوری	۵۹	۵۲م
۴	بشیر آباد اسٹیٹ	۸۴	۹۳	۳۰	دوالمیال	۵۰م	۵۹م
۵	دارالنصر ربوہ	۶۸	۹۹	۳۱	روڈو	۶۴	۴۵
۶	نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۴	۶۲م	۳۲	بہاولپور	۶۰	۴۹
۷	سکھر	۹۵	۷۰	۳۳	دارالرحمت وسطی ربوہ	۶۹	۴م
۸	جڑانوالہ	۵۶	۱۰۷	۳۴	نیلا گنبد لاہور	۵۰م	۵۵م
۹	بھاٹی گیٹ لاہور	۸۳	۷۸م	۳۵	میرپور خاص	۶۱	۳۷م
۱۰	گوجرہ	۹۱	۶۹م	۳۶	گڑھی شاہو لاہور	۶۰	۲۷م
۱۱	قصور	۶۵	۹۱م	۳۷	دارالصدر غربی ربوہ	۸۲	۱۵م
۱۲	سیالکوٹ چھاؤنی	۶۳	۸۶	۳۸	کیمبل پور	۵۸	۳۹
۱۳	کونڈی	۵۲	۹۵	۳۹	بدو ملہی٭	۴۲	۵۵
۱۴	دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۹	۴۸م	۴۰	باغبانپورہ لاہور	۵۰	۳۴
۱۵	محمد نگر لاہور	۶۱	۷۷م	۴۱	محمود آباد اسٹیٹ	۵۹م	۲۹م
۱۶	پسرور٭	۶۲	۷۶م	۴۲	ایبٹ آباد	۵۸	۲۸م
۱۷	بونج ورکس عبدالحکیم	۷۰	۶۷	۴۳	دھرم پورہ لاہور	۴۷	۳۱م
۱۸	کوہاٹ	۱۰۹	۲۲م	۴۴	سانگلہ ہل	۲۹	۴۷
۱۹	۶۹ گھسیٹ پور	۳۴م	۸۱م	۴۵	روہڑی	۳۶	۲۱م
۲۰	مردان	۷۸م	۴۶م	۴۶	ناصر آباد اسٹیٹ	۲۳م	۳۰م
۲۱	خانپور (رحیم یار خاں)	۶۸	۵۵	۴۷	پرانی انارکلی لاہور	۲۷م	۱۳م
۲۲	کیپٹل پارک لاہور	۸۵	۳۸م	۴۸	حافظ آباد	۲۷م	۲۳م
۲۳	چنیوٹ	۸۲	۴۴م	۴۹	راج گڑھ چوبرجی لاہور	۳۶م	۸م
۲۴	نوابشاہ	۴۹	۶۹م	۵۰	تیجہ گھوں	۳۷م	۴م
۲۵	آنبہ کرم پورہ	۶۲	۵۸	۵۱	رحیم یار خاں٭	۸م	۵م
۲۶	مظفرگڑھ	۶۵	۵۲	۵۲	کوٹھ چوہدری محمد اکرم	×	×

مجالس اطفال الاحمدیہ اور یوم مصلح موعود

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے — مجلس اطفال الاحمدیہ کو بھی یہ تقریب شایان شان طریق سے منانی چاہیئے۔ مثلاً

(۱) بچوں کو آسان اور عام فہم رنگ میں اس پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلو ذہن نشین کرائے جائیں۔

(۲) اسی موضوع پر بچوں سے تقاریر کروائی جائیں۔ بالخصوص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم محمود کی آمین کے خاص خاص حصے ضرور یاد کروائے جائیں۔

(۳) تقاریر۔ مضامین اور نظموں کے مقابلے کروائے جائیں اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں۔

(۴) مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین زعماء اور اطفال کے مربی صاحبان سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں نگرانی کریں اور یوم مصلح موعود منانے میں مجالس اطفال کی مدد کریں اور ان کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں اور بعد میں اس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ

درخواست دعا: شیخ حبیب اللہ صاحب ... وکیل امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد دل کے عارضہ سے بیمار ہیں (۲) قریشی محمد حنیف صاحب بوجہ حملہ نمونیہ اور نزلہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد علی خاں از حافظ آباد)

یومِ وقفِ جدید

احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشائے مبارک یہ ہے کہ ہماری جماعت کو اپنے وطنِ عزیز میں تعلیم کو عام کرنا چاہیئے۔ نیز پسماندہ دیہاتیوں کو طبی سہولتیں بہم پہنچا کر اپنے ملک و قوم کی خدمت کرنی چاہیئے اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر حضور نے "وقفِ جدید" کی تحریک فرمائی ہے جیسا کہ اس تحریک کی تفصیلات احبابِ جماعت تک پہنچ چکی ہیں۔

احباب کو علم ہوگا کہ اس سکیم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے چھ لاکھ روپے سالانہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ رقم جمع کرنا جماعت احمدیہ جیسی فراخ دل اور ایثار پیشہ جماعت کے لئے چنداں مشکل نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔ جو صاحب توفیق ہیں وہ چھ روپے پر مطمئن نہ ہوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں اس مد میں دیں۔ اسی طرح خاندان میں سے صرف ایک نمائندہ کا اس تحریک میں شامل ہو جانا ہی کافی نہ سمجھا جاوے بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ گھر کا ہر فرد اس میں حصہ لے۔

چونکہ یہ تحریک بھی غرباء اور پسماندہ مخلوق کی بہبودی کے لئے ہے اس لئے اس میں صدقۃ الفطر کی سی ہمہ گیری اور التزام کے ساتھ شرکت کرنی چاہیئے۔

مدارس اور طبی مراکز کو زیادہ نفع بخش اور کامیاب بنانے کے لئے مستقل مقامی ذرائع آمد کا ہونا لازمی ہے اور یہ ضرورت وقفِ زمین کے ذریعہ پوری کی جاسکتی ہے۔ لہذا اصحاب استطاعت اکیلے یا باہم مل کر دس ایکڑ — یا اس سے کم و بیش زمین وقف کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کے ماتحت قیام مراکز کا کام شروع ہو چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سبقت کا ثواب ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جماعت کے عہدیداروں اور احباب سے درخواست ہے کہ ۹ فروری کو وقفِ جدید کے جلسے منعقد کر کے اس تحریک کی افادیت و اہمیت بے خبر یا جن کو ابھی تک اس کا پوری طرح احساس نہیں ایسے احباب تک پہنچائیں۔ دوستوں سے چندہ کے وعدے لئے جائیں۔ نیز زمین وقف کرائی جاوے تاکہ جلد از جلد خدمت و تربیت کا کام مستقل بنیادوں پر شروع کیا جاسکے — اپنی کوششوں کے نتائج سے دفتر وقفِ جدید کو مطلع فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(دفتر وقف جدید)

درخواست دعا

(۱) عزیز جمال الدین ابن مولوی محمد الدین صاحب شہید کو آنکھ کے قریب ناک پر ہاکی لگ جانے کی وجہ سے گہرا زخم آیا ہے۔ ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد شفاء کاملہ و عاجلہ بخشے۔ نیز عزیز کو نیک، صالح، خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ام جمال)

(۲) حضرت حکیم محمد دین صاحب (رضی اللہ عنہ) آف گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ پیرانہ سالی کے ساتھ گردہ اور بندش پیشاب کے عارضہ سے آجکل بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء بخشے اور انجام بخیر کرے۔ (محمد احمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴